حافظ عبدالعزیز علوی
(شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ)

تصویر کی شرعی حیثیت

الحمد لله و کفیٰ والصلاة والسلام علی عباده الذین اصطفیٰ اما بعد!

تصویر کا لغوی مفہوم و معنی: تصویر کا معنی ہے. صَنعُ الصورة ،تصویر بنانا۔ صورة الشئی کا معنی ہوتا ہے "هیئته الخاصة التی یتمیز بها عن غیره" اس کی مخصوص ہیئت وشکل جس کے واسطے سے وہ دوسری چیزوں سے ممتاز ہو جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کو مصور کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے تمام موجودات کو ان کے اختلاف وکثرت کے باوجود مخصوص شکل اور الگ ہیئت عنایت فرمائی ہے۔ (نهایة ابن اثیر اور لسان العرب)

اقرب الموارد میں ہے "صور تصویراً جعل له صورة وشکلاً" اس کی صورت اور شکل بنائی۔ ونقشه ورسمه اس کے خدوخال بنائے، اس کی منظر کشی کی، تصویر بنائی۔ ج ۱، ص ۴۶۹

الصورة بالضم: صاد کے ضمہ کے ساتھ الشکل، وکل مایصور مشبهاً بخلق الله من ذوات الروح وغیرها. ذی روح اور غیر ذی روح کی اللہ کی تخلیق کی مشابہت میں تصویر بنانا۔ تاج العروس ج ۳ ص ۳۴۲ میں ہے "الصورة ما ینتقش به الانسان ویتمیز بها عن غیره۔

انسان کے خدوخال بنانا جس سے اس کو پہچانا جا سکے اور دوسری چیزوں سے وہ ممتاز ہو سکے۔

مفردات القرآن اردو ص ۹۵۰ از امام راغب میں ہے کسی عینی یا مادی چیز کے ظاہری نشان اور خدوخال جس سے اسے پہچانا جا سکے اور دوسری چیزوں سے اس کا امتیاز ہو سکے۔

القاموس الوحید ص ۹۵۰ میں ہے۔ صور الشئی او الشخص: تصویر بنانا یا نقشہ کھینچنا، منظر کشی کرنا، فوٹو کھینچنا، التصویر، انسان کا فوٹو، تصویر (۲) کسی بھی جان دار یا غیر جاندار کی تصویر جو قلم وغیرہ سے کاغذ یا دیوار وغیرہ پر بنائی گئی ہو یا کیمرے سے لی گئی ہو۔ التصویر الشمسي: کیمرے سے لیا ہوا فوٹو، عکسی تصویر، التصویر الفوتو غرافی: عکسی تصویر، فوٹو،

الموسوعة الفقهية (کویتی) ج ۲۲ ص ۹۳۰۹۲ میں ہے۔ التصوير، صنع الصورة التی هی تمثال الشئی ای ما يماثل الشئی ويحكى هئيته التی هو عليها سواء أكانت الصورة مجسمة او غير مجسمة او كما يعبر بعض الفقهاء ذات ظل أو غير ذات ظل، شکل وصورت بنانا جو چیز کی تمثیل ہے یعنی شئی جیسی ہے اس کی اصل ہیئت کی حکایت وعکس ہے صورت کی پیکر اور جسد ہو یا پیکر وجسم نہ ہو۔ اور بعض فقہاء کے بقول اس کا سایہ ہو یا نہ ہو۔ اور صورت کا اطلاق محض چہرہ پر بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے "نهىٰ النبی ﷺ ان تضرب الصورة (صحيح بخاری) نبی اکرم ﷺ نے چہرہ پر مارنے سے منع فرمایا۔

تصویر کا حکم: امام نوویؒ فرماتے ہیں: قال اصحابنا وغيرهم من العلماء صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر لانه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور فی الاحاديث وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصنعته حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالىٰ وسواء ما كان فی دينار أو درهم أو بساط او ثوب أو فلس او اناء او حائط وغيرها: شوافع اور دوسرے علماء کے نزدیک جاندار کی تصویر انتہائی سخت انداز میں حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ کیونکہ احادیث میں اس پر شدید ترین دھمکی دی گئی ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ تصویر ایسی چیز پر بنائی کہ اس کی توہین کی جاتی ہے یا کسی اور چیز پر تصویر بنانا، ہر حالت میں حرام ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ تصویر کپڑے پر ہو یا بچھونے پر، درھم ودینار یا پیسے پر ہو یا برتن اور دیوار پر یا کسی اور چیز پر۔ آگے لکھتے ہیں۔ لا فرق فی هذا كله بين ما له ظل او ما ظل له، اس میں کوئی فرق نہیں تصویر کا سایہ ہو یا سایہ نہ ہو۔ اور فرماتے ہیں۔ "جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم" صحابہ تابعین اور بعد کے علماء کی اکثریت کا یہی قول ہے اور هو مذهب الثوری وما لک وابی حنيفه وغيرهم. امام ثوریؒ، امام

مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے فقہاء کا بھی یہی موقف ہے (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۹۹ پاکستانی نسخه، عمدة القاری ج ۱۰ ص ۳۰۹)

ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ) کے نزدیک، ہر قسم کی تصویر اس کا سایہ ہو یا نہ ہو حرام ہے۔ اور مالکیہ کے ہاں اختلاف ہے علامہ دردیر، "شرح الصغیر علی مختصر خلیل" میں لکھتے ہیں۔ " الحاصل ان تصاویر الحیوانات تحرم اجماعاً ان كانت كاملة لهاظل مما يطيل استمراره ، بخلاف ناقص عضو لا يعيش به لو كان حيوانا وبخلاف مالا ظل له كنقش ورق اوجدار وفيما لا يطيل استمراره خلاف ، والصحيح حرمته. (الصاوى على الشرحى الصغير ج ۲ ص ۵۰۱) بحواله تكمله فتح الملهم ج ۴ ص ۱۵۹) خلاصہ یہ ہے جانداروں کی تصاویر بالاتفاق حرام ہیں۔ جب وہ کامل ہوں سایہ دار ہوں جو طویل عرصہ تک رہتی ہیں۔ اگر ان کا ایسا عضو نہ ہو جس کے سبب جاندار زندہ نہ رہ سکتا ہو اس میں اختلاف ہے۔ اسی طرح جس تصویر کا سایہ نہ ہو جیسے جب وہ کاغذ یا دیوار پر منقش ہو یا ایسی چیز پر بنی ہو جو تادیر نہیں رہتی اس میں اختلاف ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ وہ بھی حرام ہے۔

وہ حضرات جو غیر سایہ دار کی تصویر کو جائز سمجھتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رقم فی الثوب کپڑے پر نقش کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ لیکن رقم فی الثوب کو تصویر قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ اس سے مراد غیر جاندار کی تصویر ہے اس کی تائید حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے ہوتی ہے وہ بیان فرماتی ہیں قدم رسول الله ﷺ من سفر وقد سترت سهوة بقرام فيه تماثيل فلما راه رسول الله ﷺ هتكه (متفق عليه) رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے ایک باریک باتصویر پردہ سے طاقچہ کو ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو پھاڑ ڈالا۔

دوسری حدیث ہے "میں نے تصاویر والا گدا خریدا تو نبی اکرم ﷺ دروازہ پر کھڑے ہو گئے اندر داخل نہ ہوئے۔ تو میں نے عرض کیا مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی کی طلب گار ہوں۔ آپ نے فرمایا ما هذه النمرقة؟ یہ گدا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة۔ قیامت کے دن ان تصویر سازوں کو عذاب پہنچایا جائے گا (صحیح بخاری) اس کے تحت حافظ ابن حجر لکھتے ہیں" یستفاد

منه انه لا فرق فی تحریم التصویر بین ان تکون الصورة لها ظل او لا وبین ان تکون مدهونة أو منقوشة او منقورة او منسوجة (فتح الباری دارالسلام ج ١٠ ص ٤٧٩)
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کے حرام ہونے میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کا سایہ ہے یا نہیں ہے وہ رنگ سے بنی ہے منقش ہے یا کھودی گئی ہے یا بُنی گئی ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ یؤید التعمیم فیما له ظل أو فیمالا ظل له ما اخر جه احمد من حدیث علی ان النبی ﷺ قال ایکم ینطلق الی المدینة فلا یدع بها وثنا الا کسره ولا صورة الا لطخها ای طمسها (فتح الباری ج ١٠ ص ٤٧١) ہر قسم کی تصویر حرام ہے اس کا سایہ ہو یا نہ ہو، اس کی دلیل مسند احمد کی حضرت علیؓ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون مدینہ جائے گا اور اسے جو بھی بت مجسمہ ملے گا اسے توڑ دے گا اور ہر تصویر کو مٹا دے گا۔ اور اس کی تائید حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں ایک گھر میں داخل ہوئے ایک مصور کو دیوار پر تصویر بناتے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی" ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقی "اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو میری تخلیق کی مشابہت اختیار کرتا ہے اس کی توضیح میں امام ابن بطال مالکی فرماتے ہیں" فهم ابو هریرةؓ ان التصویر یتناول ماله ظل وما لیس له ظل فلهذا انکر ما ینقش فی الحیطان (فتح الباری ج ١٠ ص ٤٧٤) حضرت ابوہریرہؓ نے تصویر کا اطلاق سایہ والی اور غیر سایہ والی پر کیا ہے اس لیے دیوار پر نقش بنانے پر اعتراض کیا۔

کیا تصویر کا اطلاق صرف اس تصویر پر ہوتا ہے جو ہاتھ سے بنائی جائے؟ بعض علماء کا نظریہ یہ ہے کہ تصویر شمسی یا تصویر فوٹوگرافی یہ عکس اور فوٹو ہے یہ ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر نہیں ہے جو حرام ہے۔ لیکن یہ رائے اور موقف درست نہیں ہے کیونکہ تصویر عام ہے وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ سے اس کو تصویر ہی کہتے ہیں۔ جس طرح ہاتھ ایک آلہ اور ذریعہ ہے جس سے تصویر بنائی جاتی ہے۔ کیمرہ بھی آلہ اور ذریعہ ہے جس سے تصویر کھینچی جاتی ہے اور کیمرہ کا استعمال ہاتھ ہی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ہاتھ کے ذریعہ کیمرہ میں فلم ڈالی جاتی ہے اور ہاتھ ہی سے اس فلم کے نوک پلک سنوارے جاتے ہیں۔ اور اس کو صاف شفاف بنایا جاتا ہے اور جس کی تصویر لینی ہوتی ہے اس کی طرف کیمرہ کا رخ ہاتھ کے ذریعہ ہی درست کیا جاتا ہے۔

شیخ مصطفی الحمامی اپنی کتاب النهضة الاصلاحیة ص ٥٦٥ پر لکھتے ہیں: جو حضرات یہ

کہتے ہیں کہ کیمرہ کے ذریعہ بنائی گئی تصویر میں ہاتھ کا دخل نہیں اس لیے حرام نہیں ہے ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو چیر نے پھاڑنے والا شیر چھوڑ دیتا ہے اور وہ کسی کو قتل کر دیتا ہے یا بجلی کا کرنٹ کھول دیتا ہے جس سے ہر چیز تباہ ہو جاتی ہے یا کھانے میں زہر کی آمیزش کر دیتا ہے جسے کھانے والا مر جاتا ہے۔ جب اس سے پوچھا جاتا ہے تو نے اسے قتل کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے نہیں میں نے قتل نہیں کیا بلکہ شیر، بجلی اور زہر نے قتل کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں۔ **من صور صورة فی الدنیا کلف یوم القیامة ان ینفخ فیها الروح ولیس بنافخ (متفق علیه) صحیح بخاری کتاب اللباس حدیث ۵۹۶۳ صحیح مسلم کتاب اللباس حدیث نمبر ۲۱۱۰**) جس شخص نے دنیا میں تصویر بنائی اس کو قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ روح پھونک نہیں سکے گا۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ "**ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیامة یقال لهم احیو ما خلقتم**" (صحیح البخاری کتاب اللباس حدیث نمبر ۵۹۵۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب پہنچایا جائے گا انہیں کہا جائے گا جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

ان احادیث میں سے پہلی حدیث میں لفظ "صورة" نکرہ ہے جو عموم پر دلالت کرتا ہے اور اس کا اطلاق ہر قسم کی تصویر پر ہوتا ہے وہ کپڑوں پر نقش ہو یا کاغذ پر، اس کا مستقل جسم ہو یا جسم نہ ہو وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ سے، ہر شکل کو لغت کی رو سے تصویر کہتے ہیں جیسا کہ لغوی بحث میں گزر چکا ہے اور حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں "یصنعون" کا لفظ آیا ہے اور یہ بھی عام ہے کسی آلہ یا ذریعہ کی تخصیص نہیں ہے کہ وہ ہاتھ سے بنی ہے یا کیمرہ سے یا کسی اور آلہ ٹی وی، ویڈیو سے۔

ٹی وی اور ویڈیو کی تصویر ......

بعض علماء کا موقف ہے کہ ٹی وی اور وڈیو کی تصویر تصویر نہیں ہے وہ تو محض سایہ یا عکس ہے جس طرح شیشہ میں انسان کا عکس آجاتا ہے یا پانی پر اس کا عکس پڑتا ہے یا دھوپ میں اس کا سایہ نظر آتا ہے۔

یہ بھی قیاس مع الفارق ہے کیونکہ شیشہ، پانی یا دھوپ میں عکس بننے میں انسان کا کوئی دخل نہیں ہے یہ قدرتی طور پر بن جاتا ہے، بنایا نہیں جاتا جبکہ ٹی وی اور وڈیو کی صورت میں خود بنایا جاتا ہے خود بخود نہیں بنتا۔اس لئے اللہ کی تخلیق ہے مزید براں (۱) یہ عکس عارضی اور فانی ہے جب تک انسان شیشہ یا پانی کے سامنے ہے اور دھوپ میں چل رہا ہے یہ عکس قائم رہے گا اور جوں ہی انسان اس کے سامنے نہیں رہے گا، عکس ختم ہو جائے گا اس کا نشان بھی باقی نہیں رہے گا جبکہ ٹی وی اور وڈیو وغیرہ میں اس عکس کو محفوظ کرلیا جاتا ہے اور اسکے محفوظ کرنے لے لئے آلہ اور ہاتھ دونوں استعمال ہوتے ہیں اور یہ عکس طویل عرصہ کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے، نقش برآب نہیں ہے۔(۲) ان قدرتی اشیاء میں عکس اظہار شخصیت اور رونمائی کے لئے نہیں شخصی اور ذاتی حیثیت سے ہے خود دیکھتا ہے دکھاتا نہیں ہے۔اور ان آلات کے ذریعے بے شمار لوگوں کے فوٹو بیک وقت بنائے جاتے ہیں اور ان کی رونمائی ہوتی ہے یعنی دوسروں کو دکھائے جاتے ہیں۔فلم اور سی ڈیز کے ذریعے ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور وہ جب چاہیں آلات کے ذریعے اس کو دیکھ سکتے ہیں اور لوگوں پر اثرات ڈالتے ہیں۔آجکل ٹی ،وی چینلز کی کارستانیاں اپنے رنگ دکھا رہی ہیں کہ لوگوں میں اشتعال پیدا کر کے تباہی کا باعث بن رہی ہیں۔(۳) شیشہ میں ہر انسان مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے اور عورتیں میک اپ کر کے بن سنور کر اپنا چہرہ دیکھتی ہیں اور اس پر کوئی پابندی نہیں کیونکہ اس سے دوسروں کے جذبات نہیں بھڑکتے۔اگر ٹی ،وی اور وڈیو کی تصویر، تصویر نہیں ہے تو کیا عورتوں کی وڈیو تیار کرنا درست نہیں ہوگا اور ان کا ٹی وی کے سامنے ننگے سر، ننگے منہ میک اپ کر کے آنا جائز نہیں ہوگا؟ کیا اس پر پابندی عائد کرنا ممکن ہوگا اور باتصویر رسالوں میں ان کے جو فتنہ ساماں پوز شائع ہوں گے ان پر قدغن عائد کرنا آسان ہوگا؟ ان آلات کے ذریعہ جو بے حیائی اور بے شرمی پر مبنی مناظر عام ہو رہے ہیں اور عریانی اور فحاشی نے وبا کی صورت اختیار کرلی ہے اس کے سامنے بند باندھنا کیا جوئے شیر بہانے کے مترادف نہیں ہوگا۔

ایک فقہی اصول اور ضابطہ ہے کہ " الضرورات تبیح المحظورات "مجبوری اور اضطرار سے ناجائز چیز مباح ہو جاتی ہے اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ضرورت اور مجبوری کا دائرہ کیا ہے اس کی تعیین یا تحدید ہو سکتی ہے یا نہیں اگر یہ عام ہے تو ہمارے ملک کی تباہی کا باعث عدالت کا نظریہ ضرورت ہی بنا ہے۔اس پر تمام حضرات کیوں معترض ہیں اور اس کے دفن کرنے پر کیوں زور دیا جا رہا ہے۔اگر تبلیغ

دین اور دینی مصالح کے تحت تصویر کو جائز قرار دیا جائے گا تو کیا دوسروں کو تصویر سے روکا جا سکے گا اور کیا دین کی تبلیغ اور اشاعت کے لیے تصویر اور فوٹو کا ہونا ضروری ہے یا مجبوری کیا تصویر کے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا؟ اس کا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ آپ کھڑے ہونے کی اجازت دیں لیٹنے کی جگہ ہم خود بنالیں گے۔ دین کے لئے دین کے مخالف اور متصادم ذرائع سے کام لینا کیا دینی طور پر درست ہوگا؟ اپنی سوچ کے مطابق جماعۃ الدعوۃ اور تبلیغی جماعت وسیع پیانے پر دعوت دین، بغیر تصویر کے استعمال کے دے رہے ہیں اور آج تصویر کے سوا بھی اس قدر ذرائع ابلاغ پیدا ہو چکے ہیں جن کا کوئی شمار نہیں آخر ان سب سے کیوں کام نہیں لیا جاتا اور ان کے ذریعے دین کیوں نہیں پھیلایا جاتا۔ سب سے بڑا اور موثر ذریعہ اپنا عمل اور سیرت و کردار ہے ہم اس سے اس قدر کیوں غافل ہو چکے ہیں جو دعوت دین اور اشاعتِ دین کا نبوی اور منصوص ذریعہ ہے اور موثر ترین بھی ہے۔

سدِ ذرائع جس طرح الضرورات تبیح المحظورات ایک فقہی اصول اور قاعدہ ہے۔ اس طرح سدِ ذریعہ بھی ایک اصول اور ضابطہ ہے اور وہ افعال جو فساد و بگاڑ کا باعث بنتے ہیں اُن کی دو صورتیں ہیں (۱) وہ افعال جو ذاتی حیثیت سے حرام ہیں اور خرابی کا باعث ہیں۔ (۲) وہ افعال جو ذاتی حیثیت سے مباح اور جائز ہیں۔ پہلی قسم کے افعال جو طبعی طور پر ہی خرابی بگاڑ اور نقصان کا باعث ہیں۔ ان افعال کے ممنوع ہونے میں ائمہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر کے ضرر اور نقصانات کا دائرہ انتہائی وسیع ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں اثمھما اکبر من نفعھما۔ ان کے فوائد سے نقصانات کہیں بڑھ کر ہیں۔ عریانی، فحاشی اور بے حیائی کے فروغ میں اُن کا کردار اور رول بہت زیادہ ہے۔ اس لیے اس اصول کی رو سے ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر کو تصاویر کے حکم سے نکالنا خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ یہ تصاویر تو اصل سے بھی زیادہ پرکشش اور جاذب نظر ہوتی ہیں۔ خاص کر جب رنگین ٹی وی پر دیکھی جائیں اور نسل نو کی اخلاقی حالت کا بگاڑ اور مرد و زن کا اختلاط اس بگاڑ کا چلتا پھرتا نمونہ ہے۔ اس لیے ان تصاویر کو تصاویر کے زمرہ سے نکالنا قومی و دینی غیرت اور شرم و حیا کا جنازہ نکال دے گا۔ اس لیے اس کا دروازہ نہیں کھولنا چاہیے۔